Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۱۵ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۱۳ امان ۱۳۶۹ ہش، ۱۳ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۶۰

اپنے ماضی پر نگاہ رکھیں

"اپنے ماضی پر نگاہ کریں۔ خدا کے اس سلوک کو پیش نظر رکھیں جو اس نے ہمیشہ جماعت احمدیہ سے کیا اور پھر اس سے طاقت حاصل کر کے اپنے ابتلاء کے دَور کو اپنے لئے آسان بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ سبق ہے جو میں آج آپ کو دینا چاہتا ہوں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دُعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشا نہیں ہے بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور دعا کو لاشئ محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اِردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صـ۱۹۲)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جاپان کے دورے کے دوران ٹوکیو پہنچنے پر ٹوکیو کے ناریتا ایئرپورٹ پر احباب جماعت کے ہمراہ

○ مکرم عبدالرحمٰن صاحب شاکر کے داماد شیخ مولود احمد صاحب شاہد کے گلے کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔

○ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالوحید صاحب جرمنی میں بیمار ہیں۔

○ محترمہ شازیہ مقصود صاحبہ امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم سلیم احمد صاحب شاہد قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد (شرقی) کی اہلیہ بیمار ہیں۔

○ مکرمہ امتہ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر الاسلام صاحب اپنے خاوند اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ سردار عبدالرحمٰن صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ عزیزہ رضوانہ شہناز صاحبہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم حکیم محمد اسلم صاحب گلو والے کی اہلیہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ اپنے بچوں کے نیک خادم دین ہونے اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی بیٹی امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالرافع صاحب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پتہ

خاکسار کا ڈاک کا پتہ ماہنامہ تحریک جدید یا وکیل التعلیم کی بجائے ایڈیٹر الفضل نوٹ کر لیا جائے۔ ممنون ہونگا۔
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ امان ۱۳۶۹ ہش ۱۳ مارچ ۱۹۹۰ء

دلی لگاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اخبار پڑھ کر اپنے صاحبزادے مرزا محمود احمد صاحب کو دیا اور فرمایا "دیکھو اس میں کوئی ہے خاص بات" بظاہر کوئی خاص بات نہیں تھی حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے والد بزرگوار سے گزارش کی کہ مجھے تو کوئی بات نظر نہیں آتی۔ حضور نے ایک چھوٹی سی خبر پر دست مبارک رکھا اور فرمایا "یہاں دیکھو یہ ایک موت کی خبر ہے اور جس گھر میں یہ واقع ہو گیا ہے وہاں کہرام مچا ہوا ہوگا۔ ان لوگوں کے لیے اس اخبار میں سب سے بڑی اور سب سے اہم خبر یہی ہے"

اس واقعہ اور اس روایت میں ہمارے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ ایک ایسا سبق جس پر توجہ دینے سے معاشرے کی حالت بدل سکتی ہے۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ ہر چیز کی اہمیت تعلق اور واسطے سے ہوتی ہے۔ جتنا جتنا کسی سے تعلق ہو یا تعلق پیدا کر لیا جائے اتنی ہی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اتنا ہی قرب محسوس ہوتا ہے اور اس کے اچھے یا برے سے خوشی یا غمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ انسان دوسروں کی بات کو اپنی بات سمجھنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ساری دنیا اس کی عیال ہے۔ یہ بات بھی ہماری توجہ اس امر کی طرف دلاتی ہے کہ اگر ہم سب کو اپنا سمجھیں۔ تو یقیناً سب کے لیے ہمارے دل میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے اور ہمارا رویہ انتہائی ہمدردانہ ہو جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو" بھی اس طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم لوگوں سے دلی لگاؤ پیدا کریں۔ انہیں اپنا سمجھیں۔ ان سے ہمدردی کریں۔ ان کے کام آئیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو نفرتیں ختم ہو جائیں گی۔ دوستیاں اجاگر ہو کر سامنے آ جائیں گی۔ اور بھائی چارہ کی ایک ایسی فضا پیدا ہو جائے گی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا سلوگن "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" ایک حقیقت بن کر ہمارے معاشرے کو، ہماری دنیا کو حسین و جمیل بنا دے گا۔

گھر میں اِک فرد ہی کماتا تھا
اس کو بے رحم لوگ مار گئے
اہلِ خانہ کا اب یہ حال ہوا
وہ بھی جیسے کہ جان ہار گئے

ابوالاقبال

مری گلی میں پہنچ کے مل جائے گا سبھی کو نشان میرا
جنم جنم سے ہے نیم پختہ سی اِک عمارت مکان میرا

میں اپنے ادراک کے دریچوں سے دیکھتا ہوں ہر ایک شے کو
مگر یہ گڈ مڈ کئے ہیں کس نے مری حقیقت، گمان میرا

میں دوستوں میں گھرا ہوا ہوں مری انا کو خدا بچائے
کہ ان سے بڑھ کر ہر اک عدو بھی ہوا ہے رطب اللسان میرا

میں ان کی باتیں سنا رہا ہوں جو میری رہ سے گریز پا ہیں
یہ سارے الفاظ ہیں انہیں کے، زبان میری بیان میرا

گزار دیتا ہوں روز و شب اپنے کنج تنہائی میں عزیز و
غریب قصبہ جو ہوں تو پھر کیا کوئی تو ہو میہمان میرا

نسیم کردار کی بلندی ہے میرے ہر اِک عمل کی ضامن
کسی کا کوئی بھی ہو رویہ یہ ہے کڑا امتحان میرا

نسیم سیفی

تلاوتِ قرآن بہت بڑی نیکی ہے

"تلاوتِ قرآن کریم بڑی ضروری ہے۔ ہمارے جو بڑے بڑے اولیاء گزرے ہیں انہیں تو قرآن کریم سے اس قدر محبت تھی کہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کے معنی کے سوچنے پر بڑا وقت خرچ کیا کرتے تھے .... بہر حال تلاوتِ قرآن بہت بڑی نیکی ہے۔ کیونکہ تمام نیکیاں قرآن کریم کے منبع ہی سے پھوٹتی ہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

ایک اور رُشدی

ایک ٹیونس نژاد مصنف نے قرآن مجید کی مقدس عبارتوں کو مزاحیہ خاکوں (کامک سٹرپ) میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔کویت۔تیونس اور الجیریا اور دیگر ممالک کے بہت سے مسلمانوں نے اس مصنف کی اس نازیبا حرکت کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک نیا سلمان رشدی پیدا ہوگیا ہے۔انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ان کارٹونز پر پابندی عائد کی جائے مصنف نے اس کا پہلا حصّہ جو ۱۲ سے ۱۶ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے ہے۔اور جس کا نام ہے "اگر قرآن مجید میرے سامنے پیش کیا جاتا" یا "اگر قرآن مجید مجھے بتایا جاتا" فرنچ اور عربی زبان میں شائع کرنا شروع کر دیا ہے مصنف کا نام ہے یوسف صدیق جو ۱۹۸۳ء سے پیرس میں قیام پذیر ہے محمد خائد اللہ جو کہ کویت کی یونیورسٹی کی اسلامک سٹڈیز فیکلٹی کے سربراہ ہیں نے اس کتاب کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ قرآن مجید کی تفہیم کے لئے تصاویر کا استعمال کرنا اسلام میں ممنوع ہے۔یہ خیالات یعنی ایسی تصاویر بنانے کے متعلق خیالات ایک مجرمانہ حیثیت رکھتے ہیں۔کیونکہ اس سے قرآن مجید کے تقدس پر تمسخر کرنے کی ایک راہ پیدا ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس بدعت کو مکمل طور پر روک دینا چاہئے انہوں نے کہا "ہم اس بات کی تردید نہیں کر سکتے کہ اسلام دشمن گروہوں نے اس کام کی پشت پناہی کی ہو اور اس پر روپیہ بھی صرف کیا ہو" انہوں نے صدیق کو ایک نیا رشدی قرار دیا۔

ٹیونس کے مفتی شیخ محمد مختار السلامی نے مسلمان والدین کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس کتاب کو بچوں کے سامنے نہ لائیں۔انہوں نے کہا کہ میں نے اس کے کچھ صفحات پڑھ کر دیکھے ہیں۔یہ غلطیوں سے معمور ہیں تیئس صفحات میں انہوں نے آٹھ الفاظ ایسے دیکھے جنہیں صدیق نے قرآن مجید کے متن سے مختلف طریق پر لکھا ہوا ہے۔ٹیونس کی سپریم اسلامک کونسل نے اس کتاب پر ساری دنیا میں پابندی لگانے کی اپیل کی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کو تصویری صورت میں پیش کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے اور ایک کافرانہ عمل ہے کیونکہ اس طرح خدا تعالیٰ کے کلام کو مسخ کیا جا سکتا ہے۔اس کی طباعت اور اشاعت پر پابندی لگنی چاہیئے۔الجیریا کے ایک اخبار "المجاہد" نے کہا کہ کتاب کی تشہیر اس لئے کی گئی ہے کہ مسلمان اس کی مذمت کریں۔تاکہ بعد میں کتاب چھاپنے والے مسلمانوں پر عدم رواداری کا الزام لگائیں۔

جدہ میں ۴۶ ممبروں کی اسلامک کانفرنس نے یوسف صدیق کو کافر کہا اور اس کے کام کے متعلق یہ رائے دی کہ اسی طرح وہ اسلامی جذبات سے کھیل رہا ہے۔

صدیق کہتا ہے کہ اس نے قرآن مجید کو تصویری زبان میں اس لئے پیش کیا ہے۔کہ بچپن میں وہ خود اس کتاب کو پڑھتے ہوئے بور (BORE) ہو جایا کرتا تھا۔اس نے پانچ سال قرآن مجید کو تصویری صورت میں پیش کرنے پر صَرف کئے ہیں۔اس کے خیال میں تصویری زبان میں قرآن مجید زیادہ بہتر طریق پر بچوں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔کیونکہ یہ کتاب بچوں کے لئے درحقیقت بہت ہی مشکل کتاب ہے۔"میں تو چاہتا تھا کہ بچے اس کے زیادہ قریب آسکیں"

گفت و شنید

تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے کہا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں کے باشندے اسرائیل کے ساتھ گفت و شنید میں حصّہ لے سکتے ہیں۔مقبوضہ یروشلم میں یہودی ایک میٹنگ میں مصروف تھے کہ انہیں ۶ صفحات کا ایک غیر معمولی خط ملا یہ خط یاسر عرفات کی طرف سے تھا۔اور اس میں اس امید کا اظہار کیا گیا تھا کہ اگر اس میٹنگ میں مقبوضہ عرب علاقوں کے باشندے گفت و شنید میں حصّہ لے سکیں تو مشرقِ وسطیٰ کے متعلق عالمی کانفرنس کی راہ ہموار ہو جائے گی۔اب تک اسرائیل نے ایسی کسی عالمی کانفرنس میں شرکت سے انکار کیا ہے۔اسی لئے اب پی۔ایل۔او۔نے اسرائیلی حکومت کے نمائندوں کے ساتھ مقبوضہ علاقوں کے فلسطینی نمائندوں کی گفتگو کی اجازت دے دی ہے۔یہودی ایک ہنگامی عالمی جیوئش لیڈرشپ کی کانفرنس میں مصروف تھے۔یہ پہلا خط ہے جو یاسر عرفات نے یہاں کسی اجتماع کو بھیجا ہے۔اور ایک اعتماد کی فضا پیدا کرنے کیلئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں کے باشندے اور اسرائیل آپس میں گفت و شنید کر سکتے ہیں اس سے پہلے بعض ایسی باتیں تھیں جن پر یاسر عرفات کسی صورت میں بھی گفت و شنید پر تیار نہیں تھے۔انہیں اس بات کا یقین ہے کہ عالمی کانفرنس کے بغیر مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔لیکن اسرائیل کی دائیں بازو کی لیکوڈ (LIKUD) پارٹی جو اس وقت حکومت میں سینئر شریک ہے نے ہمیشہ مخالفت کی ہے۔اسکے بدلے لیکوڈ وزیر اعظم یزک شمیر اور لیبر کے وزیرِ دفاع یزک رابین نے از خود امن کا ایک فارمولا تیار کیا ہے جسکا ایک جزو فلسطینی مقبوضہ علاقوں میں انتخابات ہیں یعنی مغربی کنارے اور غازہ پٹی۔اور انہوں نے فلسطینیوں کے ایک نمائندے سے گفتگو کی بھی پیشکش کی ہے۔مصر اور امریکہ کوشش کر رہے ہیں کہ قاہرہ میں فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کی میٹنگ منعقد کی جا سکے تاکہ مقبوضہ علاقوں میں جو انتخابات ہونے والے ہیں ان کے متعلق وہ گفت و شنید کر سکیں۔اب تک اس بات میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔وہ فلسطین کے وفد کے ارکان سے متعلق ہے۔اسرائیل بلاواسطہ پی ایل او یا بالواسطہ بھی پی ایل او سے گفت و شنید نہیں کرنا چاہتا۔پی ایل او کو اس بات پر اصرار ہے کہ فلسطینی وفد کی تقرری وہ کریں گے۔"ڈرورا کاس" جو انٹرنیشنل سنٹر فار پیس (مشرقِ وسطیٰ) سے تعلق رکھتے ہیں۔جنہوں نے اس کانفرنس کی تجویز پیش کی تھی نے کہا ہے کہ عرفات کے خط کو ایک پوزیشن پیپر کے طور پر دیکھا جانا چاہیئے۔اس خط میں ان فیصلوں کی دوبارہ توثیق کی گئی ہے جو فلسطینی نیشنل کونسل (ٹیونس) میں آج سے ایک سال پہلے کئے گئے تھے۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ فیصلوں کے مطابق اسرائیل کا قبضہ ختم ہونا چاہیئے۔کاس کے خیال میں یہ خط اسرائیلیوں سے بلاواسطہ بات کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔کاس نے یہ بھی کہا کہ عرفات نے یہ کوشش کی ہے کہ فلسطینیوں کی واپسی سے متعلق جو خطرات ہیں۔ان کو دور کیا جائے۔جن سے بعض لوگ یہ مطلب لیتے ہیں کہ فلسطینی اس بات کا تقاضہ کریں گے کہ اسرائیل کے اندر جن شہروں کے وہ باشندے ہیں انہیں وہاں جانے کی اجازت دی جائے۔

کتابوں کی درآمد

برطانیہ کے اشاعتی اداروں کے ایک وفد نے گزشتہ دنوں پاکستان کا تین روزہ دورہ کیا انہوں نے برطانیہ سے پاکستان کتابیں بھیجنے کی راہ میں سب سے بڑی مشکل اس بات کو پیش کیا کہ کتابیں چوری ہو جاتی ہیں اس طرح ان کو مارکیٹ میں لانا آسان نہیں رہتا۔

اخباری نمائندوں سے برٹش کونسل کے دفاتر میں بات کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کاپی رائٹ ایکٹ پر پوری طرح عمل درآمد ہونا چاہیئے تاکہ کتابوں کا تصنیف کرنا اور ان کا شائع کرنا جاری رکھا جا سکے۔اس ڈیلیگیشن کے پانچ رکن تھے اور یہ برطانوی اشاعتی اداروں کی ایسوسی ایشن کے مشن کے سربراہ گریم میکنٹاش کی معیت میں یہاں آئے تھے۔انہوں نے اشاعتی اداروں کتب فروشوں اور لائبریرینز سے گفت و شنید کی اس سلسلے میں وہ کراچی کے علاوہ لاہور بھی گئے۔زیادہ تر ان کا مقصد یہ تھا کہ کتابوں کو مارکیٹ میں کس طرح لایا جائے اور ان کو پاکستان میں درآمد کس طرح کیا جائے۔

مسٹر میکنٹاش نے اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے اس بات سے اتفاق کیا کہ امریکی کتابیں زیادہ سستی ہونے کی وجہ سے پاکستان میں اب پہلے کی نسبت زیادہ منگوائی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ برطانوی کتب کے لئے بھی اس ملک میں ایک خاصی بڑی مارکیٹ موجود ہے۔

کتابوں کی درآمد پر روپے کی ایکسچینج کی شرح کا بار بار بدلنا بھی بری طرح اثر انداز ہوتا ہے اگرچہ برطانوی ناشر اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان مشکلات پر قابو پایا جا سکے اس سلسلے میں کتابوں پر زیادہ کمشن دیا جاتا ہے اور سستے ایڈیشن بھی شائع کئے جاتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ کتابوں کی بہت زیادہ قیمتیں بھی پاکستانی ناشرین اور کتب فروشوں کے ساتھ زیرِ بحث آئیں۔

اس وفد کے ایک رکن مسٹر انتھونی ریڈ نے کہا ہے کہ قیمتیں اتنی بھی کم نہ ہو جانی چاہئیں کہ اشاعتی اداروں کو نقصان پہنچے۔کیونکہ وہ کتب شائع کرنے کے لئے خاصی بڑی رقوم خرچ کرتے ہیں وفد کے اراکین نے اخباری نمائندوں سے اس بات پر صاد کیا کہ دورے کا یہ عرصہ اصل مشکلات کے متعلق گفتگو کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے بہت ہی کم ہے۔اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ناشرین اور کتب فروشوں سے کوئی خاص معاملات طے کرنے نہیں آئے تھے۔ان کا موضوع زیادہ تر بچوں کی کتابوں کی مارکیٹ پیدا کرنا تھا۔

ٹوکیو

گزشتہ دنوں مہتاب راشدی جاپان گئی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم چنا بھی ساتھ تھے چنانچہ عالم چنا کی وجہ سے اس دورے کو خاصی شہرت ملی وہ دنیا کے سب سے طویل انسان مانے جاتے ہیں اگرچہ امریکہ میں ایک اور شخص کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ان سے بھی زیادہ طویل ہے لیکن بہر حال عام طور عالم چنا ہی کو دنیا کا طویل ترین انسان سمجھا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مہتاب راشدی عالم چنا کے ترجمان کی حیثیت سے ان کے ساتھ گئی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے ان کی ترجمانی کے لئے ایک اور شخص اس وفد میں شامل تھا۔ "میں چونکہ زیادہ بیانات دینے کی قائل نہیں اس لئے میں نے اس سلسلے میں کوئی انٹرویو نہ دیا۔ باوجودیکہ ٹیلی ویژن پر یہ بحث چھڑی ہوئی تھی اور اخبارات بھی اس کے متعلق لکھ رہے تھے۔ اگرچہ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میرے متعلق کوئی غلط بات کہی جائے تو میں اس غلطی کی درستی کردوں لیکن معاملے کو صرف اپنی حد تک محدود رکھتی ہوں"

وہ کہتی ہیں کہ میں تو جاپان اسلئے گئی تھی کہ (SAVE) موہنجو دارو اشارٹی کے چیئرمین جنہیں درحقیقت وہاں جانا تھا۔ اپنی بعض مصروفیات کی بناء پر نہیں جاسکے تھے۔ جہاں تک جاپان کا تعلق ہے مجھے اس دورے سے بہت لطف آیا۔ اس ملک میں ہر چیز کو جدید بنا دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مشرقی اقدار کو بھی قائم رکھا گیا ہے۔ جہاں تک جاپانیوں میں مقابلے کی روح کا تعلق ہے وہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور اسی وجہ سے انہوں نے دنیا کی منڈیوں پر یوں قبضہ کر لیا ہے کہ الیکٹرانیکل چیزوں، جدید کاروں اور دوسری ایسی ہی ایجادات کی وجہ سے وہ ان پر چھا گئے ہیں۔ میں جہاں بھی گئی مجھے کسی نے بھی یہ خیال نہیں پیدا ہونے دیا کہ وہ اپنے آپ کو مجھ سے بہتر سمجھتا ہے مجھ سے یا کسی اور سے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ نئی ایجادات کے سلسلے میں ان کی ترقی قابل رشک ہے۔ انہوں نے زندگی کو آسان سے آسان تر بنا دیا ہے خاص طور پر نوجوانوں کے لئے۔ میں نے ٹوکیو کو دنیا کا سب سے زیادہ صاف ستھرا شہر پایا اہم از کم ان تمام شہروں سے زیادہ صاف ستھرا جو میں نے آج تک دیکھے ہیں

کراچی یونیورسٹی

کراچی یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ کراچی میں بچوں پر ٹیلی ویژن کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ یہ جائزہ اسلئے لیا جارہا ہے تاکہ نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ممکن طریق سے بچوں پر برے اثرات کا ازالہ کیا جائے۔ اور انہیں کلی طور پر ان اثرات سے بچایا جائے۔ یہ جائزہ پروفیسر زکریا ساجد کی سربراہی میں آئندہ تین ماہ کے عرصے میں لیا جائے گا۔ یہ درحقیقت ایک ریسرچ پراجیکٹ ہے جو یونیورسٹی کے ماس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام لیا جارہا ہے۔ سکولوں کے پانچ سو سے زیادہ طلباء سے بالمشافہ گفتگو کی جائے گی اور یہ طلباء مختلف طبقات سے اور مختلف علاقوں کے رہنے والے ہوں گے۔

اس سلسلے میں ایک سوالنامہ بھی جاری کیا جارہا ہے جو بچوں کے والدین کو دیا جائے گا تاکہ ان کی رائے بھی اس تجزیہ میں شامل کی جاسکے۔

اس سلسلے میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منظور الدین احمد نے تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو اپنی طرف سے خط لکھ کر تعاون کی اپیل کی ہے۔

گورنر سندھ

سندھ کے گورنر فخر الدین جی ابراہیم نے گذشتہ روز ڈکٹیٹر شپ کے ۱۱½ سالوں کے متعلق کہا کہ اس دوران دستور کا مذاق اڑایا گیا اور اسی طرح قانون اور عدالت کا بھی آپ ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے جس کا موضوع تھا ڈکٹیٹر شپ یعنی آمریت کے دور میں سوسائٹی۔ یہ سیمینار گوئٹے انسٹی ٹیوٹ نے ایک مقامی ہوٹل میں منعقد کیا تھا۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ڈکٹیٹر نے آزاد عدلیہ کو تباہ کیا۔ اور جن ججوں نے پی۔سی۔او کے ماتحت حلف نہیں اٹھایا تھا انہیں فارغ کر دیا گیا۔

گورنر کے علاوہ جن لوگوں نے اس سیمنار سے خطاب کیا ان میں ڈاکٹر برنڈ (BERND)۔ ایم۔ شرر (SCHERER) نے (ڈکٹیٹر شپ جرمنی کا تجربہ) سعیدہ گزدر (ڈکٹیٹر شپ کے دوران ادب) کرامت علی (ڈکٹیٹر شپ کے دوران یونینز)۔ ڈاکٹر منظور احمد (ڈکٹیٹر شپ کے دوران اسلام) ایم بی نقوی۔ (ڈکٹیٹر شپ کے دوران ذرائع ابلاغ) اور ابراہیم جویو (ڈکٹیٹر شپ کے دوران دانشور) نے خطاب کیا۔ انصاف اور عدلیہ کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے گورنر سندھ نے کہا۔ کہ ڈکٹیٹر شپ کے دوران سب سے زیادہ نقصان اسی کو پہنچا۔ جب فوج نے ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو تسلط اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو عدالت نے محدود عرصہ کے لئے ضرورت کے نظریے کے تحت اس کو درست قرار دیا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ عدالتیں مارشل لاء کی ہر کارروائی پر غور کر سکیں گی۔ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں شق ۲ (۸-۱۲) پاس کی گئی جس میں کہا گیا کہ مارشل لاء کی کارروائی کسی عدالت میں بھی زیر بحث نہیں لا جاسکے گی۔ جب عدالتوں نے اسے چیلنج کیا تو ایک پریذیڈنشل آرڈر نمبر ۱۔ ۲۷ مئی ۱۹۸۰ جاری کیا گیا۔ جس کے ذریعے عدالتوں کے حقوق چھینے گئے پی۔سی۔او کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدلیہ کو غلط اشارے دیئے جاتے رہے اور اسکے بعد ۱۹۸۵ء میں آرسی او کے ذریعے دستور میں ۵۰ ترامیم کر دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ فیڈرل شریعت کورٹ غیر اسلامی قوانین کو ختم کرنے کیلئے قائم کی گئی تھی۔ اسے اس بات کی اجازت ہی نہیں دی گئی کہ دستور پر نظر ثانی کرے یا مارشل لاء پر یا انتظامی امور پر یا مالی معاملات پر یا فیملی لاز پر۔ گورنر سندھ کے مطابق پہلی شریعت کورٹ کے لئے جو جج منتخب کئے گئے ان کی تقرری کی اطلاع ٹیلیویژن پر ایک اعلان کے ذریعے ہوئی۔ اور انہیں یہ بھی کہا گیا کہ اگر انہوں نے اس تقرری کو قبول نہ کیا تو وہ ہائی کورٹ کے جج بھی نہیں رہ سکتے

وٹامن اے اور بچے

امریکہ کی عالمی ترقیاتی ایجنسی نے افریقہ اور ایشیا کے متعدد ممالک میں مطالعاتی جائزوں کے ذریعے صحت عامہ کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ حال ہی میں واشنگٹن میں منعقدہ ایک سیمینار میں ڈاکٹر الفرڈ سومر، جن کا تعلق جانز ہوپکنز یونیورسٹی بالٹی مور میری لینڈ سے ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگر بچوں کو وٹامن اے کے کیپسول ہر چوتھے یا چھٹے مہینے خاصی تعداد میں کھلائے جائیں تو وہ اندھے پن اور متعدی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں خاص طور پر ایسی بیماریوں سے جو عام طور پر ان کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں یہ مطالعہ گذشتہ سات سال پر محیط ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ گذشتہ دس سال کے عرصے میں یہ بات خاص طور پر طبی دنیا پر منکشف ہوئی ہے کہ عام طور پر بچوں میں اندھے پن کی وجہ وٹامن اے کی کمی ہے اس کمی کے باعث ہر سال تقریباً ۵ لاکھ بچے بینائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اب جو معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان سے وٹامن اے کی کمی کے دیگر اثرات کا بھی پتہ چلا ہے۔ خاص طور پر وٹامن اے کا تعلق اندھا پن روکنے سے ہے۔ بہت حد تک یہ خطرہ ٹل جاتا ہے نہ صرف یہ بلکہ ان کے قد نسبتاً زیادہ لمبے ہو جاتے ہیں۔ ان کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے اور خون کی کمی کا مرض یا تو لاحق نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے اور اس طرح متعدی بیماریوں سے بھی وہ محفوظ رہتے ہیں اور ان ساری باتوں کے نتیجے میں وہ موت کے منہ سے بچ جاتے ہیں۔ افریقہ اور ایشیا میں پانچ ایسے مطالعاتی جائزے مکمل کئے گئے ہیں اور ان سب کا حتمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وٹامن اے کی وجہ سے ۳۵ سے ۵۵ فیصد بچے بچائے جاسکتے ہیں۔ اس سے پہلے زندہ رہنے کا پہلو سامنے نہیں آتا تھا بلکہ صرف آنکھوں کی بینائی سے یہ بات متعلق نظر آتی تھی۔

چونکہ افریقہ میں میزلز کی وجہ سے اکثر بچوں کی بینائی ضائع ہوتی تھی۔ اس لئے وٹامن اے کی طرف توجہ نہ جانا ایک قدرتی امر تھا وہ کہتے ہیں کہ اب ہم نے یہ معلوم کیا ہے کہ میزلز کے ذریعے بھی اندھا پن زیادہ تر وٹامن اے کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ بچوں میں وٹامن اے کی بہت کمی ہونے کے باعث ڈاکٹر سومر نے کہا، کہ جب میزلز کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ تو وہ ان پر زیادہ اثر کرتی ہے اور اندھے پن کی طرف لے جاتی ہے یہ بات معلوم ہو جانے کے بعد سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے کہ میزلز کی وجہ سے جو اموات ہوتی تھیں۔ ہم وٹامن اے استعمال کروانے سے بھی ان میں کمی کر سکتے ہیں۔ اس بات کی طرف افریقہ میں اب خاص طور پر توجہ دی جا رہی ہے۔ متعدد افریقی ممالک میں سروے کئے گئے ہیں یہ ملک چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی۔ اور سب میں یہ بات سامنے آئی ہے۔ کہ وٹامن اے کی کمی بہت زیادہ متاثر کر رہی ہے۔ گھانا ایتھوپیا اور سوڈان ہی صرف ایسے ممالک ہیں جہاں وٹامن اے کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے کام ہو رہا ہے۔ اگرچہ ملاوی کینیا، زیمبیا اور تنزانیہ میں بھی کسی حد تک اسی قسم کے پروگرام جاری ہیں۔ وٹامن اے کی جو گولیاں تیار کی جاتی ہیں وہ خاصی کم قیمت ہیں۔ لیکن ان کا ہر جگہ پہنچانا آسان کام نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت بچوں کو شروع ہی میں ٹیکے لگائے جاتے ہیں ان کے ساتھ ہی وٹامن اے کھلا دیئے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ بہت سے ممالک بچپن ہی میں ٹیکے لگواتے کے پروگراموں پر عمل کر رہے ہیں ڈاکٹر سومر کہتے ہیں کہ اب اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد وٹامن اے کو زیادہ آسانی سے لوگوں کے لئے مہیا کرنا ضروری ہو گیا ہے چنانچہ اس کی وجہ سے بچوں کی اموات میں بھی کمی آگئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ۔ آغا سیف اللہ
ایم۔اے۔ ایل ایل بی

سانحہ کھاریاں سے متعلق
کمیشن برائے انسانی حقوق کی رپورٹ

گذشتہ سال ۱۶ جولائی کو چک سکندر ۳۰ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں انسانی حقوق کے کمشن برائے پاکستان نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی کہ اس فساد میں وقوع پذیر جن واقعات کی شکایت کی گئی ہے ان کی تحقیق کی جائے۔ اس کمیٹی کو معلوم ہوا ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو ہجوم تشدد کے ارتکاب میں ملوّث تھا۔ اس میں بڑی تعداد چک سے باہر کے افراد پر مشتمل تھی۔ اس روز کے فساد میں ایک مسلمان اور تین احمدی بشمول ایک دس سالہ بچی کے ہلاک ہوئے تھے۔ بیرونی اشخاص کے ملوّث ہونے کی تصدیق اُن مقامی افراد کے بیانات سے بھی ہوتی ہے کہ جن سے انٹرویو لینے کا کمیٹی کو موقع ملا۔ اس ساری صورتحال سے کمیٹی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس نظریہ کو تقویت ملتی ہے کہ آتش زنی اور لوٹ مار ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ تھا پہلے تو فرقہ وارانہ منافرت پھیلائی گئی اور بعد ازیں مسلح افراد کی مدد سے احمدیہ جماعت کے خلاف تشدّد کیا گیا۔

چک سکندر چار سو سے پانچ سو گھروں پر مشتمل ہے۔ جس میں تقریباً ایک تہائی احمدیوں کے گھر ہیں۔ احمدی اور مسلمان دونوں گجر ذات سے تعلق رکھتے ہیں اور باہم رشتہ دار بھی ہیں ماضی میں دونوں گروہوں کے درمیان مذہبی کشیدگی کبھی بھی پیدا نہیں ہوئی حتٰی کہ ۷۴ء کے تناؤ کے دور میں یا اس کے بعد بھی ایسا نہیں ہوا۔

دونوں فرقوں کے درمیان باہمی ہم آہنگی ۱۹۸۸ء تک برقرار تھی۔ وہ نمازوں کے لئے مساجد کو مشترکہ استعمال کرتے تھے۔ اگرچہ باجماعت نمازیں الگ الگ ہوتی تھیں دونوں گروہوں میں کشیدگی اس وقت پیدا ہوئی جبکہ ایک ریٹائرڈ فوجی سپاہی محمد امیر کی انگیخت پر مساجد پر کنٹرول کی کوشش کی گئی۔ یہ شخص پہلے احمدی تھا مگر ۱۹۷۴ء میں اس نے عقیدہ تبدیل کر لیا۔

محمد امیر نے کمیٹی کو بتایا کہ اس نے چک کی مساجد سے احمدیوں کی علیحدگی کیلئے تحریک کا آغاز کیا تھا۔ اس مُہم جوئی کا محرک محمد امیر کا یہ جذبہ تھا کہ ضیاء الحق حکومت کے منظور کردہ اس قانون کو نافذ کیا جائے جس کی رو سے احمدیوں کو بغرض عبادت مساجد کے استعمال سے روک دیا گیا۔ اس قانون کی رُو سے احمدی نہ تو اسلامی قواعد کو اختیار کر سکتے ہیں اور نہ وہ کوئی ایسا طریق اختیار کر سکتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔

اپریل ۱۹۸۹ء میں احمدیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کا آغاز ہو گیا۔ فریقین کے درمیان دیوانی اور فوجداری مقدّمہ بازی تھی۔ جولائی میں صورت حال دھماکہ خیز ہو گئی۔ احمدیوں کو تشدّد کا اندیشہ تھا۔ انہوں نے افسران بالا بشمول انسپکٹر جنرل پنجاب پولیس۔ کمشنر گوجرانوالہ۔ ڈی سی گوجرانوالہ ڈی سی گجرات اور ایس پی گجرات کو تار بھجوائے تھے۔ الزام دیا جاتا ہے کہ افسران نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا اور ۱۶ جولائی کو فساد پھوٹ پڑا۔

کمیٹی کے رُوبرو مسلمان گروہ کی جانب سے جو بیانات دیئے گئے اور حادثہ کے فوراً بعد پولیس کو جو کچھ بیان کیا پھر پولیس میں جو ایف۔آئی۔آر درج کرائی گئی۔ ان بیانات میں جو تضادات ہیں کمیٹی ان میں کوئی مطابقت پیدا نہیں کر سکی۔ کوئی یقینی شہادت سامنے نہیں آئی کہ ۱۶ جولائی کے حوادث بغیر کسی منصوبہ اور تیاری کے اچانک پھوٹ پڑے تھے۔ محمد امیر کی سرکردگی میں مقامی مسلمان لیڈروں نے احمدیوں کے خلاف لوگوں کو اُکسانے کے لئے ایک مُہم چلائی۔ باوجود احمدیوں کی شکایات کے انہیں کھلی چھٹی دی گئی۔ حالانکہ احمدیوں نے افسران کو صورتِ حال کی سنگینی میں اضافہ اور اُس کے ممکنہ نتائج کی جانب توجہ بھی دلائی تھی۔ کمیٹی اس امر کو باور نہیں کرتی کہ جان و مال پر حملے کسی شدید یا اچانک اشتعال کا نتیجہ تھے

کمیٹی کی رائے میں اس شبہ کے لئے واضح شہادت موجود ہے کہ اسی سانحہ میں مقامی لوگوں کے علاوہ منظّم گروہ بھی ملوث تھے۔ 'تحریک ختم نبوت' سے وابستہ مولانا اجمل قادری کی چک میں موجودگی کی جانب ممبران کمیٹی نے خاص توجہ دی۔ مولانا خود تو اس چک کے باسی نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے چک کے مسلم گروپ کا ترجمان بننے اور ۱۶ جولائی کے سانحہ کو کمیٹی کے سامنے بیان کرنے کی اپنے ذمّہ ڈیوٹی لے لی۔ کمیٹی کا نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ (اس فساد میں) ملوث مختلف گروہوں کی جانب سے متضاد بیانات پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی تحقیق کے لئے جوڈیشل انکوائری وعدالتی تحقیق، کا انتظام ہونا چاہیئے تھا۔ اس معاملہ میں افسران کی ناکامی کا مطلب یا تو ان کا اس سانحہ میں ملوث ہونا ہے یا پھر انتظامیہ کو کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ سانحہ کے حقائق کو معلوم کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اسے ان الزامات سے متعلق خاص تشویش ہے کہ پولیس کی موجودگی میں بھی فائرنگ اور آتش زنی کا سلسلہ جاری رہا اور ہلاک کئے جانے والے احمدیوں میں سے نذیر احمد ساقی کو پولیس کی موجودگی میں مار دیا گیا۔ مقامی پولیس اس الزام کو تسلیم نہیں کرتی لیکن کمیٹی کے سامنے مقامی لوگوں نے جو بیانات دیئے ہیں اُن سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۶ جولائی کو غروب آفتاب کے بعد بھی فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا بلکہ اگلے روز بھی گولی چلانے کے بعض واقعات پیش آئے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ جب ۱۶ جولائی کو چک میں پہنچ گئی تو اُن کی جانب سے کوئی گولی نہیں چلائی گئی۔ لیکن پولیس کا یہ ادّعا ڈپٹی کمشنر گجرات کے بیان سے متضاد ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ضلعی پولیس کی جانب سے فوجی امداد کی درخواست کی گئی تھی جسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس طور پر کمیٹی کو یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ موقع پر موجود پولیس صورت احوال کو کنٹرول کرنے میں واضح طور پر ناکام رہی۔ کمیٹی نے جو تحقیق کی ہے۔ اُس کی رو سے دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ۱۶ جولائی کے واقعات میں طبّی امداد کی فراہمی اور جبری بیدخل کے معاملہ میں انتظامیہ نے جو رویہ اختیار کیا وہ احمدیوں کے خلاف اور جانبداری پر مبنی تھا۔ کمیٹی کا نقطۂ نظر یہ بھی ہے کہ اگر احمدیوں کو اُن کے گھروں سے اُن کی تحفظ جان کی خاطر نکالا گیا تھا، تو یہ عارضی ہونا چاہیئے تھا اور احمدیوں کے عبوری قیام کے لئے مناسب انتظام ہونا چاہیئے تھا۔ پھر گھروں میں واپسی کے لئے انتظامیہ کا فرض تھا کہ احمدیوں کا چک میں رہنا محفوظ بنایا جاتا اور اُن کی جان و مال کو جو خطرہ لاحق ہے اُسے دور کر دیا جاتا۔ مگر اس پہلو سے انتظامیہ اپنے فرض کی ادائیگی میں ناکام رہی ہے۔ کمیٹی کو یہ بتایا گیا کہ احمدی گھرانوں کی زیادہ تعداد ۱۶ جولائی کو گاؤں چھوڑ گئی اور جو باقی رہ گئے تھے ان کو اسلام قبول کروا لیا گیا۔ مسلمان لیڈروں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ تقریباً چالیس خاندان احمدی عقیدہ چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں مگر باوجود خصوصی التماس کے کمیٹی کے روبرو ایسے کسی ایک شخص کو بغرض انٹرویو نہیں لایا گیا، کمیٹی کے سامنے یہ بھی بیان کیا گیا کہ مقامی لوگ چک میں اب کسی احمدی کو بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں اور فساد کے بعد جن احمدی گھرانوں کو بے دخل کیا گیا تھا۔ اب ان کو واپس آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جب کمیٹی کی جانب سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا یہ درست ہے کہ جو اشخاص گاؤں میں واپسی کے متمنی ہوں ان کیلئے لازم ہے کہ وہ پہلے قبولیت اسلام اور احمدیہ عقیدہ ترک کرنے کے حلف نامہ پر دستخط کریں۔ مقامی قیادت نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے کچھ فارم مسجد میں رکھے ہیں۔

تاہم کمیٹی سے یہ بھی کہا گیا کہ ان فارموں پر دستخط ضروری ہیں۔ کمیٹی نے رائے دی ہے کہ چک میں احمدیوں کو تبدیلی عقیدہ پر مجبور کرنے کے بارہ میں جو شکایات ہیں اُن کی تحقیق ہونی چاہیئے۔

انسانی حقوق کے پاکستانی کمشن نے جو کمیٹی تشکیل دی تھی وہ ڈاکٹر مبشر حسن۔ مسٹر جاوید بٹ ایڈووکیٹ کارکن حقوق نسواں شاہ تاج قزلباش۔ مسٹر سہیل وڑائچ صحافی۔ مسٹر ناصر جمال صحافی۔ مس حنا جیلانی ایڈووکیٹ اور مسٹر طارق فوٹو گرافر پر مشتمل تھی۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

مذہب اور حکومت

(ایران)

سعید امیر ارجمند نے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جس کا نام ہے۔

"THE TURBAN FOR THE CROWN"

یعنی تاج کیلئے پگڑی"۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نیو یارک نے ۲۸۳ صفحات کی یہ کتاب شائع کی ہے اور اسکی قیمت ۹۵ء۲۱ ڈالر ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں شیعہ مذہب کے آغاز سے سلطنت اور مذہب کے متعلق تحقیق کر کے لکھا ہے کہ سلطنت اور مذہب ان دونوں کو ہمیشہ الگ رکھا گیا ہے سوائے اس وقت کے جب شاہ محمد رضا پہلوی نے آہستہ آہستہ تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے اور اس طرح مذہب اور سلطنت کے الگ الگ دائرے ختم ہو گئے اور ایک ہی دائرہ قائم رہا جو بادشاہ کے تسلط میں تھا۔ کہتے ہیں کہ جب شاہ کے خلاف جذبات ابھرنے شروع ہو گئے تو لوگوں نے اس کے مجسموں کی توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ ان مجسموں کے توڑنے کا اسلئے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جو لوگ شاہ کی جگہ پر آئیں گے وہ بھی اسی طرح اپنے سارے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ اسلئے اُنہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ مجسموں کو توڑنے کی بجائے تاج اتار دیئے جائیں اور ان کے سروں پر پگڑیاں رکھ دی جائیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جو کچھ تاج والے کرتے ہیں وہی بعد میں پگڑیوں والے بھی کریں گے۔

سعید امیر ارجمند سٹیٹ یونیورسٹی (نیو یارک) میں سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں اور اُنہوں نے ساری پچھلی تاریخ کو کھنگالا ہے۔ اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ۱۵۰۱ء میں صفوی خاندان کے ماتحت مذہب اور ریاست کو الگ الگ کیا گیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلوی خاندان نے طرز حکومت میں کچھ جدتیں پیدا کیں اور کچھ پرانی باتوں کو جنہیں روایات کہا جا سکتا ہے قائم رکھا خمینی کے اقتدار میں آنے کے بعد جو کچھ ہوا اسکا بھی انہوں نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مصنف کو آیت اللہ خمینی سے انٹرویو کرنے کا موقع بھی ملا۔ جبکہ وہ پیرس میں قیام پذیر تھے اور امریکہ میں شاہ کی ملکہ فرح سے بھی اُنہوں نے انٹرویو کیا۔

اگرچہ مصنف کہتے ہیں کہ ایسے امور کے تجزیئے کو کسی صورت میں بھی مکمل تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بہر حال جو کچھ سامنے آیا ہے اسکے متعلق خیالات کا اظہار تو کیا جا سکتا ہے وہ آیت اللہ شریعت مداری کے خیالات سے متفق ہیں اور خود بھی یہ چاہتے ہیں کہ مذہب اور ریاست کو الگ الگ رکھا جائے شریعت مداری کے خیالات کی وجہ سے ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا گیا تھا حتیٰ کہ شیعہ تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ ان سے آیت اللہ کا خطاب واپس لیا گیا۔ اگرچہ شریعت مداری اپنی وفات کے وقت بالفعل اپنے مکان ہی میں نظر بند کئے جا چکے تھے۔ لیکن ان کے خیالات پھیلتے رہے ہیں۔ امیر ارجمند کا خیال ہے کہ اگرچہ اب مذہبی راہنماؤں نے ملک میں اپنے پنجے گاڑ لئے ہیں لیکن حال ہی میں ان کے جو اختلافات سامنے آئے ہیں ان سے حکومت کو خطرہ لاحق ہے۔

(ن۔س)

روزنامہ جنگ لاہور (3) 9 مارچ 1990ء

اہل مذہب کی انتہا پسندی

ارشاد احمد حقانی

سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی بنیاد پرستی اور نام نہاد اسلام پسندی نے اور کوئی نتیجہ پیدا کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کا ایک نتیجہ یہ ضرور نکلا ہے کہ مذہب اور اہل مذہب کے حوالہ سے ایک انتہا پسندی قوم کے عمومی مزاج کا حصہ بن گئی ہے جونہی کوئی شخص مذہب کے نام پر کام کرنے کا دعویٰ کرتا ہے ساتھ ہی اپنے مخالفین کے لئے انتہا پسندی کا رویہ اپنا لیتا ہے اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں مذہبی جنون نے ایک وبائی شکل اختیار کر لی ہے اور جس شخص کے مذہبی عقائد اور معمولات سے ذرا سا بھی اختلاف کیا جائے وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ پریس کی آزادی بھی اسی انتہا پسندانہ رویہ کی وجہ سے خطرہ میں پڑ چکی ہے۔ جمہوری حکومت کے قیام کے بعد پریس کے کام میں سرکاری مداخلت تو بے انتہا کم ہو گئی ہے لیکن بعض مذہبی گروہ اور تنظیمیں بات بات پر جبر اور کلاشن کوف کا ہتھیار استعمال کرنے کی عادی ہو گئی ہیں۔ ابھی اگلے روز ایک سیاسی تنظیم نے جس کے سربراہ ایک مذہبی اسکالر ہیں لاہور میں ایک ریلی کا اہتمام کیا۔ ریلی کا مقصد نیک تھا لیکن پارٹی کے سربراہ نے دھمکی دی کہ اگر ان کے جلسے کو دس منٹ تک ٹی وی پر نہ دکھایا گیا اور اخبارات نے اس کی چھ چھ کالمی سرخیاں نہ لگائیں تو متعلقہ اداروں کی خیر نہیں۔ ایک مذہبی سکالر کی طرف سے اس قسم کی زبان کا استعمال انتہائی افسوسناک اور حیران کن ہے خاص طور پر جبکہ انقلابی اسلام کے داعی اور مدعی ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کے رویہ کو پریس سے وابستہ کارکنوں نے کس طرح محسوس کیا ہے اس کا اندازہ اس قرارداد سے ہو جاتا ہے جو پنجاب یونین آف جرنلسٹس نے منظور کی ہے۔ اخباری اطلاع کے مطابق:۔

"پنجاب یونین آف جرنلسٹس نے ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ پروفیسر طاہر القادری کے منفی رویہ کی سخت مذمت کی ہے۔ پی یو جے کے نو منتخب عہدیداروں کے پہلے اجلاس جو نو منتخب صدر بدر الاسلام بٹ کی صدارت میں ہوا میں متفقہ طور پر منظور ہونے والی قرارداد میں پروفیسر طاہر القادری کی طرف سے عوامی تحریک کی خبر کو اخبارات اور ٹی وی میں ان کی مرضی کے مطابق کوریج نہ دیئے میں ان کے دفاتر تباہ کر دینے کی دھمکی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا گیا کہ سیاسی جماعتوں کو ہر صورت میں جمہوری اقدار کا احترام کرنا چاہئے اور میڈیا کے کام میں مداخلت کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے انتخاب اور ان کے ڈسپلے کا فیصلہ قطعی اختیار اخبارات کا ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا دباؤ ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں میں مداخلت اور آزادی صحافت ختم کرنے کے مترادف ہے۔ پاکستان عوامی تحریک جو مذہبی اور سیاسی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتی ہے کو فاشسٹوں جیسے طریقے نہیں اپنانا چاہئے۔ اخبارات کے دفاتر پر حملے قابل مذمت ہیں اور یہ آزادی اظہار اور آزادی صحافت کے لئے دھمکی ہیں۔ اس سے اخبارات کے لئے یہ ممکن نہیں رہے گا کہ وہ صحیح خبریں اپنے قارئین تک پہنچا سکیں۔ واضح رہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے جہاد کشمیر ریلی میں اخبارات اور ٹی وی کو دھمکی دی تھی کہ اگر اخبارات یا ٹی وی نے اس خبر کو ان کی مرضی کے مطابق کوریج نہ دی تو ان کے دفاتر تباہ کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد عوامی تحریک کے کارکنوں نے ٹی وی اور اخبارات کے دفاتر کے سامنے مسلح مظاہرے کئے جبکہ رات گئے تحریک کے مسلح کارکن "جنگ" کے دفتر آئے اور مطالبہ کیا کہ اخبار پریس میں جانے سے قبل ان کو خبر اور سرخیاں دکھائی جائیں بصورت دیگر وہ کارکنوں کو باہر نہیں جانے دیں گے"۔

یہ قرار صحافت کے پیشہ سے وابستہ تمام افراد کے جذبات اور احساسات کی آئینہ دار ہے ملکی پریس کے خلاف دباؤ اور تشدد کے حربوں کے خلاف پہلے ہی چند ہفتے قبل ایک خصوصی دن منایا جا چکا ہے جس میں متذکرہ صدر قسم کی دھمکیوں اور رویہ کی شدید مذمت کی گئی تھی وہاں بعض سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے اپنی اپنی جماعت کی طرف سے پریس کی آزادی کے احترام کا وعدہ کیا اور اخبارات کے خلاف جبر اور تشدد کے حربوں کے استعمال کی مذمت کی۔ پاکستان عوامی تحریک ایک نئی جماعت ہے اس کے سربراہ ایک ممتاز عالم دین اور جدید و قدیم علوم سے آراستہ ایک فاضل دینی و سیاسی شخصیت کے حامل ہیں۔ وہ برسر اقتدار آنے کے بعد چند ماہ میں ملک کی کایا پلٹ دینے کا عزم کئی بار ظاہر کر چکے ہیں ایسی عالم و فاضل شخصیت سے تو تحمل، بردباری، برداشت کی توقع کی جاتی ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملہ میں بھی سختی اور جبر جائز نہیں اور یہاں اپنے ایک جلسہ کی حسب خواہش اور حسب توقع کوریج نہ ملنے پر پریس اور ریڈیو، ٹی وی کو شدید دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ ان کی خواہشات کا احترام نہ کیا گیا تو "تم سے نبٹ لیا جائے گا"۔ یہ طرز عمل دین کی روح کے منافی تو ہے ہی، مروج جمہوری اقدار کے بھی منافی ہے اور جو تحریک اپنے کام کا آغاز ہی اس طرح کے فاشسٹ طرز گفتگو اور طرز عمل سے کرے طاقت حاصل ہونے کے بعد وہ کس طرح کا رویہ اختیار کرے گی اس کے بارے میں اندیشہ ہائے دور دراز کا اظہار بے محل نہ ہو گا۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ملک کی دونوں بڑی سیاسی قوتوں پر تنقید کرتے رہتے ہیں اور ان دونوں کو نا اہل اور وطن کے مفادات کی خدمت کی استعداد سے عاری بتاتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ تنقید درست ہی ہو گی لیکن انہیں اپنے طرز عمل سے ایسی مثال قائم کرنی چاہئے کہ جو دوسروں کے لئے لائق تقلید ہو۔ علم تو عجز اور حلم پیدا کرتا ہے اور یہاں حالت یہ ہے کہ ایک مسلمہ صاحب علم شخصیت کی زیر قیادت جو تحریک اٹھتی ہے وہ اپنے کام کا آغاز دھمکیوں اور شعلہ بیانیوں سے کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان عوامی تحریک کی دھمکی پر ملکی پریس میں جو رد عمل ہوا ہے اس کے سربراہ اور ان کے نائبین اس پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے اور اپنے طرز عمل کو اسلام کی ارفع تعلیمات کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے جمہوری مزاج اور جمہوری رویہ ان حلقوں میں بھی پرورش اور نشوونما نہیں پا سکا جو خود کو جمہوریت کے سب سے بڑے داعی اور علمبردار کہتے ہیں۔ ہم پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کی اعلیٰ صلاحیتوں اور ان کے علم و فضل کے قائل اور معترف ہیں اسی لئے ہم ان سے دوسروں سے بہتر اور مثالی طرز عمل کی توقع کرتے ہیں۔ امید ہے آئندہ وہ اپنی سرگرمیوں کی نشرواشاعت طاقت کے زور سے کروانے کی کوشش نہیں کریں گے اور اخبارات میں کام کرنے والے ماہرین اور پیشہ ور لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے کی اجازت دیں گے کہ وہ کسی خبر کو اس کی خبریت کے لحاظ سے جگہ دینے کا خود فیصلہ کریں اور انہیں کسی خاص طرز عمل اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۶۵:۔ میں عبد الرحمت ولد ADANG KAMARWAN پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) بستر مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے (۲) نقد -/۲۵۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عبد الرحمت انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ عبد الغنی انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ اسکندر ڈی غنی انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۶:۔ میں صفدر بی بی بیوہ خیر دین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ کنال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقع موضع بھرٹ تانوالہ وددرگان والی مالیتی ۴۳۷۵/- روپے (۲) کڑے دو عدد وزنی ۴۶.۴۰۰ گرام مالیتی ۱۳۰۲۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صفدر بی بی بیوہ خیر دین معرفت مبارک احمد ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سردار احمد ابن سلطان احمد ۱۴۰۔ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر۲۔ نعمت اللہ شمس وصیت نمبر ۲۲۹۶۱

مسل نمبر ۲۷۳۶۷: میں شاہین روحی زوجہ حبیب الرحمٰن زیروی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۶ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰.۲.۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰,۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۱۳۲ گرام مالیتی ۳۲,۲۵۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۱۵۰۰/- روپے (۴) نقد پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شاہین روحی زوجہ حبیب الرحمٰن زیروی معرفت خلافت لائبریری ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صوفی خدا بخش وصیت نمبر ۶۱۱۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ حبیب الرحمٰن زیروی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۳۲۲۳۔

مسل نمبر ۲۷۳۶۹: میں نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان اختر قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت خورد و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان اختر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر۱۔ محمد سلیمان اختر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ ہدایت اللہ وصیت نمبر ۵۵۹۵

مسل نمبر ۲۷۳۷۰: میں کوثر پروین بنت چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی قوم جٹ سندھو پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الشکر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) کوکا طلائی مالیتی ۱۰۰/- روپے (۲) بالیاں چاندی وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۲۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ کوثر پروین بنت چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی محلہ دار الشکر ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری نذر احمد نذیر وصیت نمبر ۱۵۰۷۲ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ منظور احمد ظفر ولد غوث محمد محلہ دار الشکر ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۳۷۱: میں محمد سلیم صدیقی ولد امام دین صدیقی قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد ۱۵۰۰۰/- روپے (۲) مکان واقع عالم گڑھ ضلع گجرات کا ۱/۴ حصہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۱۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ محمد سلیم صدیقی ۱۲۸۔ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ عزیز احمد وصیت نمبر ۱۷۵۵۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبد الرشید وصیت نمبر ۸۶۵۷۔

اعلانات

رمضان المبارک کے بارہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک مارچ کے آخری عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ احباب مرد و زن اس بابرکت مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور نماز تراویح و درس و تدریس کا خصوصی پروگرام بنائیں اور تمام مربیان کرام رمضان المبارک اپنے اپنے سینٹر میں گزاریں اور نماز تراویح اور درس کا التزام کریں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

اعلان برائے حفاظ کرام

رمضان المبارک کی پُر بہار آمد امسال مارچ کے آخری عشرے میں ہوگی۔ نظارت اصلاح و ارشاد ہر سال مختلف جماعتوں کے مطالبہ پر نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے حفاظ کرام بھجواتی ہے۔

جو حفاظ کرام نظارت کے تحت امسال تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام اور کوائف و پتہ بھجوا دیں۔ نیز جن جماعتوں کو رمضان کے لئے حفاظ کرام کی ضرورت ہو وہ بھی جلد نظارت ہذا کو لکھیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی / موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

۱۔ محترمہ قدسیہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید منعم الحسن صاحب ساکن مکان نمبر۱، خان منزل نیو سمن آباد لاہور۔ وصیت نمبر ۱۵۹۴۱۔

۲۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد ہادی مونس صاحب نے دار الصدر شرقی ربوہ سے وصیت کی تھی۔

اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ـــ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ـــ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیریوں کو اُن کے حقوق دلائے جائیں

صدر مملکت

صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے آزاد کشمیر رجمنٹ کے دوبارہ آپس میں ملنے (اتحاد) کے موقع پر آزاد کشمیر رجمنٹل سنٹر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ساری انسانی برادری کا فرض ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج کے تشدد کو روکنے اور اقوام متحدہ کے ریزولیوشنز کے مطابق کشمیریوں کو ان کا حق دلائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مہذب قوموں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے کشمیریوں کا بنیادی حق انہیں دلائے صدر مملکت نے مزید کہا کہ پاکستان اپنی آواز بلند کرتا رہے گا اور وہ ایسا ہر سطح پر کرے گا تاکہ انسانیت کے ضمیر کو جگائے اور جو ظلم و تشدد مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں پر ہو رہا ہے اس سے بھارت کو باز رکھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کشمیریوں کی جدوجہد میں مکمل طور پر کشمیریوں کا ساتھ دیتا ہے۔ کشمیری لوگ اس وقت اپنے سروں پر کفن باندھ کر نکل آئے ہیں اور اپنی آزادی حاصل کرنے تک اپنے خون کا ہر قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں۔ ایسی تحریکیں نہ کبھی ختم کی جاسکتی ہیں۔ اور نہ کبھی ان کا زور کم کیا جاسکتا ہے۔ یہ مسئلہ صرف ایک ہی حل کا تقاضا کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کشمیریوں کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرسکیں اور یہ سب کچھ سیکیورٹی کونسل کے ریزولیوشنز کے مطابق ہونا چاہیئے۔ صدر مملکت نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کے لوگ اپنی افواج پر پوری طرح اعتماد کرتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستانی قوم کو چاہیئے کہ گروہی لسانی اور علاقائی بتوں کو پاش پاش کردے۔ اور ایک دوسرے سے تعصب کا اظہار کرنے کی بجائے اتحاد اور نظم و ضبط قائم کریں انہوں نے کہا کہ زندہ رہنے کا یہی ایک طریق ہے۔ اور اسی طریق سے قوم کو خوشحالی مل سکتی ہے۔

بقیہ:- انسانی حقوق

یہ بھی الزام دیا جاتا ہے کہ جو احمدی ہلاک ہوئے ان میں سے نذیر (احمد) ساقی کو پولیس کی موجودگی میں مارا گیا مقامی پولیس نے اس سے انکار کیا ہے لیکن کمیٹی کے سامنے مقامی باشندوں نے بیانات دیئے ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۶ جولائی کو غروب آفتاب کے بعد بھی فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا بلکہ اگلے روز بھی فائرنگ کے بعض واقعات پیش آئے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ ۱۶ جولائی کو جب وہ ۲.۵ بجے دیہات میں پہنچ گئی تو اُس کی جانب سے کوئی گولی نہیں چلائی گئی۔ کیونکہ اُس نے فوری طور پر تمام اشخاص کو غیر مسلح کر دیا تھا۔ لیکن یہ تو ڈپٹی کمشنر گجرات کے بیان کے متضاد ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ضلعی پولیس کی جانب سے فوجی امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ جسے اُس نے مسترد کر دیا تھا۔ اس طور پر کمیٹی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ موقع پر موجود پولیس واضح طور پر صورت حال کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی۔

(بحوالہ "دی فرنٹیئر پوسٹ" ۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء)

اعلان گمشدگی

خاکسار کا شناختی کارڈ اور عینک ربوہ میں کہیں گر گئے ہیں جس دوست کو ملیں وہ مہربانی فرما کر دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

منشی محمد اسماعیل
(سابق ہیڈ کاتب الفضل ربوہ)

خبریں

مُلکی خبریں

○ باخبر ذرائع کے مطابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے دفاعی جنگ کی تمام تیاریاں مکمل رکھنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں انہوں نے متعلقہ اداروں سے کہا ہے کہ کسی بھی وقت دشمن پاکستان کی سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھنے کی جسارت کر سکتا ہے۔ یہ ہدایات وزیر اعظم نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران حکام کو دیں۔

○ امریکہ کے ایک سینیٹر مسٹر ہمفرے نے صدر بش سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے لئے ٹائم ٹیبل طے کرنے کیلئے خصوصی ایلچی بھیجیں کیونکہ اب کشمیر میں رائے شماری کا وقت آگیا ہے۔

○ افغان باغی جرنیل جنرل تنائی نے افغان مجاہدین کے ایک گروپ سے مل کر پاکستان میں انقلابی کونسل قائم کر دی ہے برطانوی اخبارات نے بتایا ہے کہ پاکستان مجاہدین کو جلال آباد پر حملے کیلئے تیار کر رہا ہے ممکنہ حملے کی صورت میں ان اخبارات کا یہ بھی خیال ہے کہ پاک فضائیہ مجاہدین کو تحفظ دیگی

○ مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ پنجاب میں تبدیلی کیلئے تمام انتظامات اب مکمل ہیں انہوں نے کہا کہ مینار پاکستان پر ۲۰ مارچ کو وزیر اعظم بے نظیر کا جلسہ فیصلہ کن ہوگا۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر کے گھر پر ایک بار پھر فائرنگ کی گئی ہے

غیر مُلکی خبریں

○ افغانستان کے وزیر خارجہ عبدالوکیل خان نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ نجیب کے خلاف مسلح بغاوت میں پاکستان براہ راست طور پر ملوث تھا۔

○ مشرقی اور مغربی جرمنی کے مابین پہلی بار براہ راست فضائی سروس شروع کر دی گئی ہے۔

○ چلی میں سولہ سال کی فوجی آمریت کے بعد سول حکومت نے اقتدار سنبھال لیا ہے تاہم سابق صدر نے جو انتخابات ہار گئے ہیں فوج کے سربراہ کا عہدہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے

○ اردن کی طرف سے لیبیا کے خلاف امریکی اور اسرائیلی دھمکیوں کی مذمت کی گئی ہے۔

باتصویر احمدی جنتری ۱۹۹۰ء	ضخامت ۱۰۰ صفحات
قیمت -/۸ بیرونی ممالک ایک پونڈ الشرکت ربوہ۔ افضل برادرز۔ ربوہ میگزین لین صدر۔ کراچی	مرتبہ شیخ عبدالماجد لاہور

۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے حب اطھراء پیش کرنیوالا مصروف خدمت ادارہ کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴،۴۸۱ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

سُچی بُوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سُچی بُوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان فوری اثر کیلئے
قیمت فی اونس -/۳۰
کیور ہومیوڈیلسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز: ۷۷۱ : کلینک ۶۰۶ : رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

پتہ